© rasailojaraid.com

غزل

کبھی عشاق کو عالم بدر کرنے کی خواہش ہے
کبھی طلبی حضور ناز میں بہر نوازش ہے
کبھی اغماض میں پرسش ہمارے حال دل کی ہے
کبھی اعراض میں حسن طلب کی آزمائش ہے
سر محفل کبھی تعریف سے ناراض ہوتا ہے
کبھی مرغوب خلوت میں مرا طرز ستائش ہے
کبھی اہل جنوں بھی یار اس محفل میں پاتے تھے
مگر اب گرد ان کے حلقۂ ارباب دانش ہے
غزل میں درد دل چھپنا تو کیا ، ڈھل کر نکلتا ہے
ہمارا اہتمام پردگی رہن نمائش ہے
ترے جلوے ہیں سب اسلوب و فن کا محور و مرکز
زمانوں سے بیان و استعارہ محو گردش ہے
غبار عاشقاں ہے ربط خاک و باد سے پیدا
سرشک چشم و سوزدل وصال آب و آتش ہے
ترے جلووں سے ہے جو صوفیوں میں جذب و سرمستی
وہی آزادگاں میں ہاؤ ہو و رنگ و رامش ہے
کئی دن سے ہے اب موقوف طعن و تیز گفتاری
مجھے لگتا ہے عابد . آپ سے کچھ ان کو رنجش ہے

پروفیسر عابد صدیقی

© rasailojaraid.com